امام صادقؑ آنلائن مدرسہ

خلاصہ درس ۳۶

مخصوص بالمدح یا مخصوص بالذم کا چند چیزوں میں فاعل کے مطابق ہونا ضروری ہے:

ا۔ جنس میں۔ جیسے: نِعْمَ الرَجُلُ زَيْدٌ، نِعْمَ الْحَجَرُ يَاقُوتٌ.

۲۔ تعداد میں۔ جیسے:

الف: مفرد: نِعْمَ الرَجُلُ زَيْدٌ

ب: تثنیہ: نِعْمَ الرَجُلَانِ الزَّيْدَانِ

ج: جمع: نِعْمَ الرَجُالُ الزَّيْدُوْنَ

۳۔ تذکیر وتانیث میں۔ جیسے:

الف: مذکر: نِعْمَ الرَجُلُ زَيْدٌ

ب: مؤنث: نِعْمَتِ الْمَرْأَةُ هِنْدٌ

مخصوص بالمدح یا مخصوص بالذم کا حذف ہونا

مخصوص بالمدح یا مخصوص بالذم کو اس وقت حذف کر سکتے ہیں جب وہ مخاطب کے ذہن میں ہو اور اسے معلوم ہو جیسے آیت: نِعْمَ الْعَبْدُ سورہ ص ۴۴ [یعنی نِعْمَ الْعَبْدُ اَيُّوبُ] اور فَنِعْمَ الْمَاهِدُوْنَ سورہ الذاریات ۴۸ [یعنی نَحْنُ]

بِئْسَ کی طرح سَاءَ کا فاعل بھی تین طرح سے آتا ہے:

ا۔ الف لام کے ساتھ، جیسے: سَاءَ الرَّجُلُ زَيْدٌ

۲۔ معرف باللام کی طرف مضاف ہو کر، جیسے: سَاءَ غُلَامُ الرَّجُلِ زَيْدٌ

۳۔ ضمیر مستتر کی صورت میں۔ اور اس کی تمیز نکرہ آتی ہے، جیسے: سَاءَ رَجُلاً بَكْرٌ (یہاں سَاءَ کا فاعل ضمیر مستتر هُوَ ہے اور رَجُلاً اس کی تمیز ہے) یہ تمیز ابہام کو دور کر رہی ہے۔

- سَاءَ کبھی خبر دینے کے لئے بھی آتا ہے اس صورت میں وہ افعال مدح ذم میں شمار نہیں ہوگا جیسے: سَائَنِي هٰذَا الْأَمْرُ (یہ چیز مجھے بری لگی)۔

- حَبَّذَا

ایک فعل مدح حَبَّذَا ہے جس میں حَبَّ فعل مدح ہے اور ذَا (اسم اشارہ) اس کا فاعل ہے۔ اس کے بعد جو اسم آئے گا وہ مخصوص بالمدح ہوگا۔

نیز حَبَّذَا میں مخصوص بالمدح کا فاعل کے موافق ہونا ضروری نہیں، چنانچہ حَبَّذَاالْمُجَاهِدُوْنَ کہنا درست ہے۔

دوسرے افعال سے صرف ماضی کے مخصوص صیغے آتے ہیں جبکہ حَبَّذَا سے کوئی صیغہ نہیں آتا۔

نِعْمَ کے مخصوص کی طرح حَبَّذَا کے مخصوص کو بھی مبتدا اور اس فعل کو اُس کی خبر؛ یا مخصوص کو مبتدائے محذوف کی خبر قرار دیا جا سکتا ہے۔